10 اگست، 2012

اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ 150 بیسس پوائنٹس کم کرکے 10.5 فیصد کردیا، یاسین انور

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے 13 اگست 2012ء سے پالیسی ریٹ میں 150 بیسس پوائنٹس کی کی اعلان کیا ہے۔ ایس بی پی لرننگ ریسورس سینٹر، کراچی میں ایک پریس کانفرنس میں آئندہ دو ماہ کے لئے مانیٹری پالیسی بیان جاری کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پالیسی ریٹ 12.0 فیصد سے کم کرکے 10.5 فیصد کرنے کا فیصلہ آج کراچی میں ان کی زیرصدارت ہونے والے اسٹیٹ بینک کے سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس میں کیا گیا۔

انہوں نے کہا کہ گرانی (Inflation) کی صورتحال بہتر ہوئی ہے اور مالی سال 13ء کے لیے 10.5 فیصد کی پیش گوئی کی گئی ہے، اور نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضہ تیزی سے کم ہوا ہے۔ اس کی بنا پر حقیقی شرح سود میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز نے زری پالیسی کا فیصلہ کرتے وقت نجی شعبے کے قرضے اور معیشت میں سرمایہ کاری کی کیفیت کو نسبتاً زیادہ وزن دیا ہے کیونکہ مالی سال 13ء کی متوقع گرانی ہدف سے کچھ زیادہ رہے گی۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ اسٹیٹ بینک نے مالی سال 13ء کے لیے اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے 10 سے 11 فیصد کی حدود میں رہنے کی پیش گوئی کی ہے جو مالی سال 13ء کے اعلان کردہ ہدف 9.5 فیصد سے زیادہ ہے۔ تاہم بہت حد تک اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کے سلسلے میں مالیاتی ضبط، تخمین شدہ بیرونی رقوم کی آمد اور تنصیب شدہ گنجائش کا استعمال بڑھانے کے لیے توانائی کی قلت کی صورتحال میں بہتری پر انحصار ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ مسلسل چوتھے سال نجی سرمایہ کاری میں 13 فیصد سکڑاؤ بطور خاص پریشان کن ہے۔ مجموعی سرمایہ کاری بطور فیصد جی ڈی پی مالی سال 12ء میں گر کر 12.5 فیصد ہوگئی ہے جو معیشت کی آئندہ پیداواری استعداد کو مفلوج کرسکتی ہے۔

گورنر، اسٹیٹ بینک نے کہا کہ اسٹیٹ بینک نے مالی سال 13ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی کی نمو 3 سے 4 فیصد کے درمیان رہنے کی پیش گوئی کی ہے جو سال کے ہدف اور ملک کے معاشی امکانات سے کافی کم ہے۔ معاشی نمو کو بحال کرنے کے لیے ایک داخلی (endogenous) اصلاحی عمل پر توجہ مرکوز کی جانی چاہیے جس کے تحت بنیادی ڈھانچے، پیداواریت اور نظم ونسق کو بہتر بنایا جائے۔

انہوں نے کہا کہ نجی شعبے کی جانب سے قرضوں سے استفادہ سرمایہ کاری کا ایک اہم جزو ہے۔ نجی شعبے کے قرضے میں مطلوبہ توسیع اور سرکاری شعبے کی بینکاری نظام سے قرض لینے کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر امانتوں میں مسلسل اضافہ اور مجموعی مالی گہرائی میں بہتری لازمی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ مالی سال 12ء میں جدولی بینکوں سے مالیاتی قرض گیری 50 فیصد بڑھ گئی اور زرِ 2 میں مجموعی 14.1 فیصد اضافے میں اس کا حصہ 67 فیصد تھا۔ ان بھاری اور بعض اوقات غیر متوقع قرضوں نے نہ صرف نجی شعبے کے لیے قرضے کی گنجائش ختم کردی بلکہ زری انتظام کے حوالے سے بھی دشواریاں پیدا کیں۔

گورنر، اسٹیٹ بینک نے کہا کہ مالی سال 13ء کے پہلے ماہ کے دوران 198 ارب روپے کی واپسی کے پیش نظر یہ محسوس ہوتا ہے کہ مالیاتی حکام نے اسٹیٹ بینک سے قرض گیری گھٹانے کی کوششیں شروع کردی ہیں۔ جولائی 2012ء میں دوٹی بل نیلامیوں میں خاصی بلند قرض گیری کی وجہ سے یہ ممکن ہوا۔ نتیجے کے طور پر اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت کا ادخال بھی 7 اگست 2012ء تک بڑھ کر 423 ارب روپے ہوگیا۔ تاہم یہ واضح رہنا چاہیے کہ ایس بی پی ایکٹ کی شقوں پر محتاط انداز میں مسلسل عملدرآمد کے لیے، جس میں جدولی بینکوں سے متجاوز قرض گیری کے حوالے سے معیشت پر منفی اثرات نہ ہوں،

جامع مالیاتی اصلاحات کے ذریعے مالیاتی خسارے میں مسلسل کمی کی ضرورت ہوگی۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ اتحادی سپورٹ فنڈ کی حالیہ وصولی سے مالی سال 13ء کے بجٹ کو کچھ سہارا ملے گا۔تاہم زری استحکام اور معاشی نمو کو پائیدار بنانے کی خاطر محاصل اور اخراجات کے درمیان ساختی اصلاحات کے ذریعے خلیج پُر کرنے کے لیے مربوط کوششیں ضروری ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ برآمدی وصولیوں میں مقدار کی وجہ سے 3.2 فیصد کی کمی اور درآمدی ادائیگیوں میں نرخوں کی وجہ سے 12.3 فیصد کے اضافے نے تجارتی خسارے کو مالی سال 12ء میں جی ڈی پی کے 6.7 فیصد یا 15.4 ارب ڈالر تک پہنچا دیا۔تاہم 13.2 ارب ڈالر کی بھرپور ترسیلات زر نے بیرونی جاری کھاتے کے خسارے کو 4.5 ارب ڈالر یا جی ڈی پی کے 2 فیصد تک محدود رکھا۔پاکستان کی اپنی تاریخ کے تناظر اور ابھرتی ہوئی اور ترقی یافتہ معیشتوں کے مقابلے میں یہ خاصا کم ہے۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ بیرونی جاری کھاتے کے خسارے کو پورا کرنے کے لیے خالص سرمایہ جاتی اور مالی بہاؤ کم رہے یعنی صرف 1.5 ارب ڈالر۔زیادہ پریشان کن امر یہ تھا کہ خالص نجی سرمایہ کاری رقوم کی آمد، بیرونی براہ راست اور جز دانی سرمایہ کاریاں مالی سال 12ء میں کم ہوکر 59 کروڑ ڈالر رہ گئیں۔

انہوں نے کہا کہ اصل میں رقوم کی آمد کے امکانات پر توجہ مرکوز کی جانی چاہیے تاکہ معیشت اگلے چند برسوں کے دوران قرضے کی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے زرمبادلہ کے ذخائر اکٹھے کر سکے۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ اہم معاشی اظہاریوں میں بہتری کے لیے توانائی اور مالیات کے شعبوں میں جامع اور معتبر اصلاحات کی ضرورت ہوگی۔معاشی پالیسی سازی کے قانونی ڈھانچوں-اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ (1956ء) اور مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ (2005ء) -کی پابندی کی بھی اہمیت ہے۔معاشی اصلاح اور قوانین پر پابندی کی تحریک سے معیشت اس بہتر توازن کی جانب گامزن ہوسکتی ہے جس میں پست اور مستحکم گرانی کے ساتھ بلند اور پائیدار نمو ہو۔

(مانیٹری پالیسی بیان کا مکمل متن اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ /http://www.sbp.org.pk پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔)

☆☆☆